

## 40251 - جب کسی عورت سے شادی کر لی جائے تو وہ عورت اس شخص کے باپ پر ابدی حرام ہو جاتی ہے

### سوال

کیا فوت شدہ بیٹے کی بیوی جس سے دخول اور رخصتی نہ ہوئی تھی ابدی حرام عورتوں میں شامل ہوتی ہے، یا کہ وقتی طور پر حرام ہو گی؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کر لے تو یہ عورت صرف عقد نکاح سے ہی اس شخص کے والد پر حرام ہو جائیگی، چاہے رخصتی اور دخول نہ بھی ہوا ہو، اور چاہے بیٹا فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے دے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے محرم عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تمہارے صلیبی بیٹوں کی بیویاں النساء ( 23 ) .

اور حلیۃ الابن بیٹے کی بیوی کو کہا جاتا ہے، اسے یہی نام دیا گیا ہے کیونکہ وہ اس کے لیے حلال ہوتی ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب کوئی شخص کسی عورت سے عقد نکاح کر لے تو وہ عورت صرف عقد نکاح کی بنا پر اس شخص کے والد کے لیے حرام ہو جائیگی، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور تمہارے صلیبی بیٹوں کی بیویاں النساء ( 23 ) .

اور یہ عورت اس کے بیٹے کی بیوی میں شامل ہوتی ہے.... الحمد لله اس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا " اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ ( 9 / 524 ) .

اور " احکام القرآن " میں ابن العربی کہتے ہیں:

" ہر وہ شرمگاہ جو بیٹے کے لیے حلال ہوئی وہ ہمیشہ کے لیے والد پر حرام ہو جائیگی " اھ

اور کتاب الام میں امام شافعی کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور تمہارے صلیبی بیٹوں کی بیویاں .

چنانچہ جس عورت سے بھی آدمی نے نکاح کر لیا تو وہ عورت اس شخص کے باپ پر حرام ہو جائیگی، چاہے بیٹے نے اس سے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو.

اور اسی طرح اس شخص والد اور والدہ کی جانب سے سب آباء و اجداد پر حرام ہو جائیگی، کیونکہ ابوہ یعنی باپ ہونا ان سب کو اکٹھا کرتا ہے " اھ

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بیٹے نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیے بغیر اسے طلاق دے تو کیا باپ اس سے شادی کر سکتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جب بیٹا کسی عورت سے عقد نکاح کر لے تو وہ عورت اس کے آباء و اجداد پر ابدی حرام ہو جاتی ہے چاہے وہ نسبی ہوں یا رضاعت سے، اور اگرچہ دخول اور خلوت نہ بھی ہوئی ہو اس کی دلیل محرم عورتوں کے بارہ میں اللہ عزوجل کا عمومی فرمان ہے جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور تمہارے صلیبی بیٹوں کی بیویاں . اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 18 / 209 ).

اور کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

آپ ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت بھی ختم ہو گئی، کیا یہ عورت اس شخص کے نانے یا دادے کے حلال ہو گی اور اگر حرام ہے تو اس کی دلیل کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جس عورت سے نسبی یا رضاعاً کے بیٹے یا پوتے یا نواسے نے نکاح کیا ہو اس عورت سے اس شخص کے باپ یا دادے اور نانے کا نکاح کرنا جائز نہیں۔

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور تمہارے سگے اور صلیبی بیٹوں کی بیویاں .

اس لیے جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو اس کی بیوی سے اس کے دادے یا نانے کے لیے نکاح کرنا حلال نہیں، کیونکہ ماں اور باپ دونوں کی طرف آباء و اجداد اس حکم میں برابر ہیں اور اس کی دلیل مندرجہ بالا آیت کا عموم ہے " اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 18 / 210 ) .

والله اعلم .